شفاعت

از : ابو الحسن محمد ادریس محمد حبیب فاضل مدینہ یونیورسٹی استاذ جامعہ علوم شریہ

تعریف اقسام اور شبہات کا ازالہ

شفاعت کی لغوی تعریف

شفاعت اصل میں وتر کے متضاد کو کہتے ہیں یعنی کسی چیز کا جوڑا ہونا، یا اسے دو گنا کرنا، کہ جاتا ہے، " کان وترآ فشفعه بآخر" وہ طاق تھا اس نے دوسرا ملا کر جفت کر دیا۔

(مصباح اللغات : ص ۴۲۹)

شفاعت کا ایک معنی : سفارش کرنا، یا " کسی کے خلاف دوسرے کی مدد کرنا " بھی ہے

شفاعت کی اصطلاحی تعریف

حافظ ابن کثیر اپنی کتاب " النهایه فی غریب الحدیث " کے (ج ۲ ص ۴۸۵) پر لکھتے ہیں کہ شفاعت سے مراد دنیا میں کئے جانے والے جرائم اور گناہوں سے چھٹکارا ہے۔

علامہ راغب اصفہانی شفاعت کا معنی یوں بیان فرماتے ہیں : کسی اعلیٰ شخصیت کا ادنیٰ شخصیت کی مدد کرنا۔ ایسے مسئلہ میں جس کے لئے یہ ادنیٰ شخصیت مسئول ہے (المفردات : ص ۱۲۶۳)۔

پس تعریف یہ ہوئی کہ : اعلیٰ شخصیت کا ادنیٰ شخصیت کے لئے اس کے گناہوں اور خطاؤں سے معافی کی سفارش کرنا۔

شفاعت کی حقیقت

ابن عباس آلوسی بغدادی رحمہ اللہ شفاعت کی حقیقت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :۔شفاعت ایک ایسی چیز ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اہل اخلاص میں سے بعض لوگوں کو اجازت دے کر انہیں غیر ماذون لوگوں پر فضیلت دی ہے نیز اس اجازت سے مقصود ان کے مقام و مرتبہ کے مطابق ان کی تعظیم و تکریم ہے۔

شفاعت کی حکمت

شفاعت دراصل اللہ تعالی کے جلال اور اسکی عظمت کی مظہر ہے ۔علاوہ ازیں اس میں حکمت یہ آ ہے کہ اس کے ذریعہ مایوس لوگ اللہ تعالی کی رحمت کے امیدوار بن سکیں گے ۔

(تفسیر ابن کثیر : ج ا ص ۳۱۶)

علامہ قرطبی اپنی تفسیر میں شفاعت کی حکمت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

تا کہ شفاعت کرنے والے کی قدرو منزلت شفاعت کیے جانے والے پر واضح ہو جائے ۔

حقیقت شفاعت میں لوگوں کی اقسام

۱۔ مشرکین جو قبروں والوں کے لئے جانور ذبح کرتے ہیں ، اور اس ذریعہ سے ان سے اپنی حاجات پوری کرنے کا سوال کرتے ہیں قرآن مجید نے ان کے اس فعل کا تذکرہ یوں فرمایا ہے :

(والذین اتخذوا من دونہ اولیاء ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفی) الآیة (الزمر : ۳)

وہ جنہوں نے اللہ تعالی کے علاوہ کارساز بنا رکھے ہیں (وہ کہتے ہیں کہ) ہم تو ان کی عبادت اس لئے کرتے ہیں تا کہ یہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیں " ۔

۲۔ خوارج اور معتزلہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کا انکار کرتے ہیں ۔

۳۔ اھل سنت جو اس سلسلہ میں افراط و تفریط سے کام نہیں لیتے یہ لوگ شفاعت کا اقرار کرتے ہیں مگر دو شرطوں کے ساتھ ۔پہلی شرط یہ کہ اللہ رب العزت شفاعت کرنے والے کو اس کی اجازت مرحمت فرمائیں ۔اور دوسری شرط یہ کہ اللہ تعالی شفاعت کئے جانے والے کی شفاعت پر راضی ہوں ،

ان کے دلائل یہ ہیں ۔ قرآن مجید میں اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں :

(وکم من ملک فی السموات لا تغنی شفاعتھم شیئاً الا من بعد ان یاذن اللہ لمن یشاء ویرضی) (النجم : ۲۶)

اور آسمانوں میں بہت سے فرشتے ہیں جن کی شفاعت کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتی مگر اس وقت کہ اللہ تعالی جس کیلئے چاہے اجازت بخشے اور سفارش پسند کرے ۔(سورۃ طہ : ۱۰۹) میں ہے :

(یومئذ لا تنفع الشفاعة الا من اذن لہ الرحمن ورضی لہ قولاً)

اس روز کسی کی سفارش کچھ فائدہ نہ دے گی ۔ مگر اس شخص کی جسے رحمن اجازت بخشے اور اسکی بات پسند فرمائے ۔ مذکورہ بالا ہر دو آیات سے ظاہر ہے کہ :

۱۔ اللہ تعالی کی رضا اور اجازت کے بغیر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی سفارش نہیں کر سکتا

۲۔ سفارش کی اجازت اسی صورت میں ملے گی کہ سفارش کئے جانے والے کی شفاعت پر اللہ رب العزت راضی ہوں ۔

چنانچہ شفاعت کا حق مخلص مومن کو اور یہ سفارش اسی کو فائدہ دے گی جو اگرچہ [illegible] ہو مگر مشرک نہ ہو۔ جس نے شرک کر لیا اور اسی حالت میں مرگیا تو اولاً تو اس کے لئے شفاعت کی اجازت ہی نہ ملے گی اور اگر ملی بھی تو یہ شفاعت اس کے کچھ کام نہ آسکے گی۔

اثبات شفاعت میں اھل سنت کی آراء

علامہ بشیر رحمہ اللہ اپنی کتاب " صیانۃ الانسان " (ص ۲۸۵) میں فرماتے ہیں۔

" ان شفاعة النبی صلی الله علیه و آله وسلم ثابتة فی الدنیا والاخرة "۔

نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شفاعت دنیا و آخرت میں (کتاب و سنت سے) ثابت ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" مذهب الصحابة والتابعین انه یشفع فی اهل الکبائر انه لایخلد فی النار بل یخرج من النار من کان فی قلبه مثقال حبة من الایمان او مثقال ذرة من الایمان "۔

(اقتضاء الصراط المستقیم : ص ۲۴۶)۔

صحابہ و تابعین کا مذہب ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کبیرہ گناہوں کے مرتکبین کی سفارش کریں گے۔ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا۔ بلکہ جس شخص کے دل میں رائی کے دانہ یا ایک ذرہ کے برابر بھی ایمان ہو گا۔ جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بحوالہ (الفقہ الاکبر : ص ۷۶) فرماتے ہیں: " شفاعة النبی صلی الله علیه وسلم خق لکل من هو من اهل الجنة ولو کان صاحب کبیرة "

نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شفاعت ہر اس شخص کے لئے برحق ہے جس کیلئے اللہ رب العزت نے جنت لکھ دی ہے۔ خواہ وہ کبیرہ گناہ کا حامل ہی [illegible]۔

امام الحرمین الجوینی فرماتے ہیں اہل حق کا مسلک یہ ہے کہ شفاعت برحق ہے اور جو اس کا انکاری ہے وہ گویا اللہ تعالی کی رحمت کا انکاری ہے۔ تاہم اس کے انکار سے شفاعت رک نہیں جائے گی۔ بلکہ یہ ہو کر رہے گی۔ (کتاب الا[illegible] ص ۲۹۲)

(کتاب " الشرک و مظاهره " ص ۲۲۰) میں امام بغوی رحمہ اللہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے نقل فرماتے ہیں:۔

کہ انبیاء شہداء، صالحین اور فرشتے گنہگار اہل ایمان کی سفارش کریں گے جن کے سبب انہیں جہنم سے نکال لیا جائے گا۔ جہنم میں صرف چار قسم کے لوگ باقی رہ جائیں گے جن کی خبر قرآن مجید نے دی :-

(قالو ا لم نک من المصلین ہ ولم نک نطعم المسکین ہ وکنا نخوض مع الخائضین ہ وکنا نکذب بیوم الدین)۔ (المدثر : ۴۳ تا ۴۶)

"(جہنمی) کہیں گے ہم نماز نہیں پڑھتے تھے اور مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور اہل باطل کے ساتھ مل کر (حق سے) انکار کرتے تھے اور روز جزا کو جھٹلاتے تھے "

ان چار قسم کے لوگوں کے علاوہ سب کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا۔

امام بزدوی رحمہ اللہ کتاب " اصول الدین " (ص ۲۳۱) پر فرماتے ہیں :-

اہل سنت کا شفاعت کے بارے میں مسلک یہ ہے کہ گنہگار لوگ ہمیشہ ہمیشہ جہنم کی آگ میں جلتے نہیں رہیں گے، بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ کسی شفاعت کرنے والے کی شفاعت پر جہنم سے نکالیں گے یا بغیر کسی کی شفاعت کے خود اللہ رب العزت انہیں جہنم کی آگ سے آزاد فرما دیں گے۔ نیز ان پر راضی ہو جائیں گے اور پھر یہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔

اب ہم قرآن مجید سے شفاعت کے اثبات میں آیات درج کریں گے اس کے بعد شفاعت کی نفی کی آیات نقل کی جائیں گی، اور بعد ازاں ان کے درمیان جمع و تطبیق کی جائے گی۔

اثبات شفاعت میں قرآنی آیات

۱۔ (من ذالذی یشفع عندہ الا باذنہ ۔ الآیة) (البقرة : ۲۵۵)

کون ہے جو اسکی اجازت کے بغیر کسی کی سفارش کر سکے۔

۲۔ (ما من شفیع الا من بعد اذنہ ۔ الآیة) (یونس : ۳)

کوئی (اس کے پاس) اس کا اذن حاصل کئے بغیر (کسی کی) سفارش نہیں کر سکتا۔

۳۔ (لا یملکون الشفاعة الا من اتخذ عند الرحمن عھدا)۔ (مریم : ۸۷)

لوگ کسی کی سفارش کا اختیار نہیں رکھیں گے مگر جس نے رحمان سے اقرار لیا ہو۔

۴۔ (یومئذ لا تنفع الشفاعة الا من اذن لہ الرحمن ورضی لہ قولا) (طہ : ۱۰۹)

اس روز کسی کی سفارش کچھ فائدہ نہ دے گی، مگر اس شخص کی جسے رحمن اجازت بخشے اور اسکی بات پسند فرمائے "۔

۵ ۔ (ولا یشفعون الا لمن ارتضی وھم من خشیتہ مشفقون) (الانبیاء : ۲۸)

اور وہ فرشتے اس کے پاس کسی کی سفارش نہیں کر سکتے مگر اس شخص کی جس سے اللہ تعالی خوش ہو اور وہ اس کے ڈر سے کانپتے رہتے ہیں " ۔

ان آیات میں اللہ رب العزت نے شفاعت کو اپنی اجازت و رضا پر محمول کر کے اسکا اثبات فرمایا :

شفاعت کی نفی میں قرآنی آیات

۱ ۔ (واتقوا یوماً لا تجزی نفس عن نفس شیئاً ولا یقبل منھا عدل ولا تنفعھا شفاعة ولا ھم ینصرون) ۔ (البقرۃ : ۱۲۳)

اور اس دن سے ڈرو جب کوئی شخص کسی شخص کے کچھ کام نہ آئے اور نہ بدلہ قبول کیا جائے اور نہ اس کو کسی کی سفارش کچھ فائدہ دے اور نہ انکو کسی اور طرح مدد مل سکے ۔

۲ ۔ (یاایھا الذین آمنوا انفقوا مما رزقناکم من قبل ان یاتی یوم لا بیع فیہ ولا خلة ولا شفاعة والکفرون ھم الظلمون) ۔ (البقرۃ : ۲۵۴)

ایمان والو : جو مال ہم نے تم کو عطا فرمایا ہے اس میں سے اس دن کے آنے سے پہلے خرچ کر لو کہ جس میں نہ سودا ہو اور نہ دوستی اور نہ سفارش ہو سکے اور کفر کرنے والے لوگ ظالم ہیں ۔

۳ ۔ (وانذربہ الذین یخافون ان یحشروا الی ربھم لیس لھم من دونہ من ولی ولا شفیع لعلھم یتقون) (الانعام : ۵۱)

اور جو لوگ خوف رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب کے روبرو حاضر کئے جائیں گے اور جانتے ہیں کہ اس کے سوا نہ تو ان کا کوئی دوست ہو گا اور نہ سفارش کرنیوالا ۔ ان کو اس قرآن کے ذریعے ڈر سنائیے تا کہ متقی بنیں ۔

۴ ۔ (مالکم من دونہ من ولی ولا شفیع افلا تتذکرون) (السجدۃ : ۴)

اس اللہ تعالی کے سوا تمہارا نہ کوئی دوست ہے اور نہ سفارش کرنیوالا کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے

۵ ۔ (ماللظلمین من حمیم ولا شفیع یطاع) (المؤمن : ۱۸)

ظالموں کا کوئی دوست نہیں ہو گا اور نہ کوئی سفارشی جس کی بات قبول کی جائے ۔

۶ ۔ (فماتنفعھم شفاعة الشافعین) ۔ (المدثر : ۴۸)

سفارش کرنیوالوں کی سفارش ان کے حق میں کچھ نفع نہ دے گی ۔

مذکورہ بالا آیات میں شفاعت کی نفی کی گئی یا یہ بتلایا گیا ہے کہ کسی سفارش کئے جانے والے کے حق میں یہ نفع مند نہ ہو گی ۔

آیات میں تطبیق

آیات اثبات شفاعت اور آیات نفی شفاعت میں تطبیق یوں ہو گی کہ شفاعت کی دو قسمیں ہیں

۱ ۔ شفاعت مثبتۃ ۲ ۔ شفاعۃ ممتنعہ یا منفیہ

پہلی قسم شفاعت مثبتۃ کا قبول ہونا چند شرائط پر منحصر ہے ۔

۱۔شفاعت کرنے والا شفاعت کا اھل ہو۔ ۲ ۔شفاعت کرنے والے کو اللہ رب العزت کی طرف سے اجازت ملے ۔ ۳ ۔جس شخص کی شفاعت کی جا رہی ہے اسکی شفاعت پر اللہ رب العزت راضی ہوں : ان شرائط کے بغیر سفارش نہ ہو سکے گی ۔

دوسری قسم شفاعت ممتنعہ کی کئی صورتیں ہیں :

۱ ۔ پہلی صورت وہ کہ جس کے مشرکین قائل تھے اور جس کی اللہ تعالی نے قرآن مجید میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے احادیث پاک میں تحریم بیان فرمائی مثلا

مشرکین فرشتوں اور انبیاء و صالحین کو شفاعت کا اھل جانتے تھے حتی کہ انہوں نے ان کے بت گھڑے اور ان سے شفاعت کی درخواستیں کرنے لگے ۔

یا انبیاء و صالحین کی قبروں پر گئے اور کہا کہ ہم ان سے ان کی وفات کے بعد بھی طلب شفاعت کرتے ہیں تاکہ یہ اللہ تعالی کے ہاں ہمارے سفارشی بنیں ۔ قرآن مجید میں ہے :

(ویعبدون من دون اللہ مالا یضرھم ولا ینفعھم و یقولون ھولاء شفعاؤنا عنداللہ قل اتنبئون اللہ بما لا یعلم فی السموات ولا فی الارض سبحنہ و تعالی عما یشرکون) ۔ (یونس : ۱۸)

اور یہ لوگ اللہ تعالی کے علاوہ ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کا کچھ بگاڑ سکتی ہیں اور نہ کچھ بھلائی کر سکتی ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں کہہ دیجئے ! کیا تم اللہ کو ایسی بات بتلانا چاہتے ہو جس کا وجود نہ آسمانوں میں ہے اور نہ زمین میں ؟ وہ پاک ہے (اس کی شان) ان کے شرک کرنے سے بہت بلند ہے ۔ نیز فرمایا

(والذین اتخذوا من دونہ اولیاء ما نعبدھم الا لیقربونآ الی اللہ زلفی) (الزمر : ۳)

• وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے علاوہ دوست کارساز بنا رکھے ہیں (وہ کہتے ہیں) ہم تو ان کی عبادت

اس لئے کرتے ہیں تا کہ یہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیں ۔

شفاعت کی یہ صورت مردود ہے اور اللہ تعالی نے مشرکین کے اس اعتقاد پر ان کی مذمت کی ہے ۔

۲ ۔ شفاعت ممتنعہ کی دوسری صورت یہ ہے کہ مثلاً مشرکین کے لئے سفارش کی اجازت ہی نہ ملے گی ۔ حتی کہ اس دنیا میں بھی ان کیلئے مغفرت کی سفارش و دعا کرنا ناجائز ہے ۔

(ماکان للنبی والذین آمنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربی من بعد ما تبین لہم انہم اصحب الجحیم) ۔ (التوبہ ۱۱۳)

نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور مومنوں کے شایان شان نہیں کہ جب ان پر ظاہر ہو گیا کہ مشرک اہل دوزخ ہیں تو ان کے لئے بخشش کی دعا کریں خواہ یہ انکے قریبی ہی کیوں نہ ہوں ۔

۳ ۔ تیسری صورت یہ ہے کہ اگر ایسے لوگوں کیلئے سفارش ہو گی بھی تو یہ ان کے حق میں نفع مند نہ ہو گی خواہ شفیع کتنے ہی بلند مرتبہ کا حامل کیوں نہ ہو ۔ اس سلسلہ میں حضرت ابراھیم علیہ السلام کی مثال پیش کی جا سکتی ہے کہ آپ روز قیامت فرمائیں : " یارب ! انت وعدتنی ان لا تخزینی یوم یبعثون ، وای خزی اخزی من ابی الابعد ؟ فیقول اللہ عزوجل : انی حرمت الجنۃ علی الکافرین " ۔ الحدیث (صحیح بخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ)

اے رب ! آپ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ مجھے یوم بعث کو رسوا نہ کریں گے تو اس رسوائی سے بڑھ کر اور کیا رسوائی ہوسکتی ہے کہ میرا باپ آپ کی رحمت سے دور ہے ؟ اللہ رب العزت فرمائیں گے کہ میں نے جنت کو کافروں پر حرام کر دیا ہے ۔

چنانچہ آپ کے باپ کو ٹانگوں سے پکڑ کر جہنم میں پھینک دیا جائیگا ۔

۴ ۔ اسی طرح بغیر ایمان و اعمال صالح بھی شفاعت کچھ کام نہ آ سکے گی ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے جب آیت (وانذر عشیر تک الاقربین) (الشعراء : ۲۱۴) نازل ہوئی تونبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قریبیوں کو جمع کر کے فرمایا : " یا فاطمۃ بنت محمد ! یا صفیۃ بنت عبدالمطلب ! یا بنی عبدالمطلب ! لا املک لکم من اللہ شیئاً سلونی من مالی ماشئتم " ۔

اے فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! اے صفیہ بنت عبدالمطلب ! اے بنی عبدالمطلب ! تم میرے مال میں سے جو چاہو مانگ لو لیکن میں اللہ کے ہاں تمہارے لئے کچھ نہ کر سکوں گا ۔

۵ ۔ جو لوگ دوسروں کا حق دبا لیتے ہیں ان کے حق میں بھی شفاعت قبول نہ ہو گی ۔

رسالت مآب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

میں تم میں سے کسی کو روز قیامت اس حالت میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر بلبلاتا ہوا اونٹ ہو اور وہ مجھ سے کہے : اے اللہ کے رسول ! مجھے بچائیے اور میں جواب دوں کہ میرے تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا ۔ میں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ میں تم میں سے کسی کو روز قیامت اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر ہنہناتا ہوا گھوڑا ہو اور پھر وہ مجھ سے کہے : اے اللہ کے رسول ! مجھے بچائیے اور میں جواب دوں کہ میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا !

میں پچھلے ہی بتا چکا ہوں کہ میں تم میں سے کسی کو روز قیامت اس حالت میں نہ پاؤں کہ اسکی گردن پر ممیاتی ہوئی بکری ہو پھر وہ مجھ سے کہے کہ اے اللہ کے رسول ! مجھے بچائیے اور میں جواب دوں کہ میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا ۔

میں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ میں تم میں سے کسی کو روز قیامت اس حالت میں نہ پاؤں کہ اسکی گردن پر لہراتے ہوئے کپڑے ہوں پھر وہ مجھ سے کہے کہ اللہ کے رسول ! مجھے بچائیے اور میں جواب دوں کہ میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا ۔

اور میں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ میں تم میں سے کسی کو روز قیامت اس حال میں نہ پاؤں کہ اسکی گردن پر سونا چاندی لدا ہو پھر وہ مجھ سے کہے : اے اللہ کے رسول ! مجھے بچائیے ، اور میں جواب دوں کہ میں تیرے لئے کچھ نہیں کر سکتا میں پہلے ہی بتا چکا ہوں " ۔ (الوسیلہ ، امام ابن تیمیہ اردو ترجمہ ص ۲۶) ۔

منکرین شفاعت کا رد

قرآن مجید میں شفاعت کے اثبات اور شفاعت کی نفی میں دونوں قسم کی آیات موجود ہیں ۔ یہ آیات ہم اوپر نقل کر چکے ہیں ۔

اب یہ تو ہو نہیں سکتا کہ قرآن مجید میں اختلاف پایا جائے لہذا ہر دو قسم کی آیات کو سامنے رکھتے ہوئے جو نتیجہ سامنے آتا ہے ۔ ان آیات میں جمع و تطبیق کی صورت میں ہم اسے واضح کر چکے ہیں چنانچہ تمام صحابہ تابعین ، ائمہ اور علمائے اسلام اس امر پر متفق ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے لئے سفارش فرمائیں گے ۔ اختلاف صرف بدعتی فرقوں ۔ خوارج معتزلہ اور زیدیہ کی طرف سے ہے جو اسکے منکر ہیں ۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ جو شخص جہنم میں داخل ہو گیا پھر اسے نہ ہی شفاعت اور نہ ہی کوئی دوسری چیز جہنم سے باہر نکال سکتی ہے کیونکہ ایک ہی شخص میں ثواب و عذاب جمع نہیں ہو سکتا ۔ جو جنت میں گیا وہ جہنم میں نہیں جا سکتا اور جو جہنم میں گیا وہ کبھی جنت میں نہیں آسکتا ۔ لیکن اس عقیدہ سے بہت سی قرآنی آیات اور احادیث نبویہ کا انکار لازم آتا ہے ۔ رہے اہل سنت جو شفاعت کے قائل ہیں مگر چھ شرطوں کے ساتھ ، تو اس عقیدہ سے اثبات و نفی دونوں قسم کی آیات اپنی اپنی جگہ پر درست

رہتی ہیں اور ان میں سے کسی کا بھی انکار نہیں ہوتا حقیقت یہ ہے کہ شفاعت برحق ہے اور اللہ تعالی بہت سے لوگوں کو جب تک چاہے گا عذاب دے گا پھر بعض کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے بعض کو دوسروں کی شفاعت سے اور بعض کو بغیر شفاعت کے دوزخ سے نکالے گا۔

چنانچہ درج ذیل شفاعتیں احادیث متواترہ سے ثابت ہیں۔

۱۔ شفاعت عظمی = یہ شفاعت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی کو بھی سزاوار نہیں ہے اور یہ شفاعت حساب و کتاب شروع ہونے سے متعلق ہو گی۔ (صحیح بخاری)

۲۔ دوسری شفاعت = وہ ہو گی جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ان لوگوں کیلئے فرمائیں گے جن نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی آپ ان کے جنت میں داخل ہونے کی سفارش فرمائیں گے جو کہ قبول ہو گی۔ (شرح عقیدہ طحاویہ ص ۲۴۲)

۳۔ تیسری شفاعت = بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اپنی امت کیلئے فرمائیں گے کہ اسے بے حساب کتاب جنت میں داخل کیا جائے یہ سفارش بھی قبول ہو گی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہونگے۔ (صحیح بخاری مع الفتح ص ج ۱۱ ص ۴۱۴ جامع ترمذی ج ۴ ص ۵۴۴)

۴۔ چوتھی شفاعت = آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہنمی لوگوں کے بارے میں عذاب میں تخفیف کیلئے فرمائیں گے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا ابو طالب کیلئے عذاب میں تخفیف کی کی۔ بعض لوگ شفاعت کی اس قسم پر اعتراض کرتے ہیں کہ کافر اور مشرک کیلئے تو شفاعت نفع مند نہیں تو پھر ابوطالب کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کیوں ملی ؟

اس کا جواب محدث العصر علامہ ناصر الدین البانی حفظہ اللہ نے یہ دیا ہے کہ یہ تخفیف عذاب اس تعاون اور محبت کی وجہ سے ہے جو ابو طالب نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے کی۔

اگر یہ کہا جائے کہ اگر ابو طالب نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کی یا آپ سے اچھا سلوک کیا تو اس کا اجر تو اسے دنیا میں مل چکا۔ کیونکہ فرمان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے " اماالکافر فیطعم محسنات ماعمل بہا اللہ فی الدنیا حتی اذا افضی الی الآخرۃ لم یکن حسنۃ یجزی بہا " (صحیح مسلم : ج ۸ ص ۱۳۵)

یعنی کافر کو اسکے اچھے اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں مل جاتا ہے اور آخرت میں اسکی نیکی اسکے کچھ کام نہ آئے گی۔ تو اس کا جواب علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ دیا ہے کہ : درحقیقت ابو طالب کا عمل اسکے عذاب میں تخفیف کا سبب نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اسکے عذاب میں تخفیف کا

سبب بنے گی ۔ (سلسلة الاحادیث الصحیحة ج ۱ ص ۸۳ ۔ ۸۴)

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں : پس جسکا کفر آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی امداد و اعانت کی وجہ سے ہلکا ہو گیا اسکے لئے شفاعت ضرور مفید ہے مگر صرف تخفیف عذاب میں (نا کہ کلیۃ معافی میں) جیسا کہ صحیح مسلم میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی : اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ! کیا ابو طالب کو آپکی شفاعت کچھ فائدہ پہنچائے گی وہ آپ سے محبت کرتا اور آپ کی حمایت کرتا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

" نعم هو فی ضحضاح من نار ولو لا انا لكان فی الدرک الاسفل من النار " ۔

ہاں وہ تھوڑی آگ میں ہو گا اور اگر میں نہ ہوتا تو جہنم کے آخری درجہ میں ہوتا دوسری روایت یوں ہے کہ ابو طالب آپ کی حمایت کرتا اور آپ کیلئے کڑھتا تھا، کیا اس سے اسے کچھ فائدہ پہنچا؟ ۔ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا :

(نعم : وجدته فی غمرات من نار فاخرجته الی ضحضاح ") ۔

ہاں ! میں نے اسے دوزخ کی گہرائیوں میں پایا وہاں سے نکال کر اسے تھوڑی آگ میں کر دیا ۔ نیز فرمایا : " ان اهون اهل النار عذاباً ابو طالب وهو منتعل بنعلين من نار يغلی منها " اھل نار میں سے سب سے ہلکا عذاب ابوطالب کو ہو گا اسے آگ کے دو جوتے پہنائے جائیں گے جس سے اسکا دماغ کھولنے لگے گا ۔ (الوسیلہ اردو : ص ۱۹ ۔ ۲۰)

۵ ۔ پانچویں شفاعت = آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان لوگوں کیلئے فرمائیں گے جن پر جہنم کا فیصلہ ہو چکا ہو گا آپ کی شفاعت سے انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائیگا ۔ اس سفارش میں مثلاً ۔ حفاظ قرآن ، شہداء وغیرہ بھی شامل ہیں یہ بھی درجہ بدرجہ مجید ، روزہ اور دیگر نیک اور صالح مومن سفارش کریں گے اور اللہ تعالیٰ یہ شفاعت قبول فرمائیں گے ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں کتاب و سنت کی اتباع کی توفیق ارزانی فرمائے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سفارش کا مستحق بنائے اور ہمیں بھی آپ کے ساتھ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے ۔ آمین ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے : (ومن يطع الله والرسول فاولئک مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين وحسن اولئک رفيقا) ۔ (النسا : ۶۹)

اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اطاعت کرتے ہیں وہ قیامت کے دن ان لوگوں کے ساتھ ہونگے جن پر اللہ نے بڑا فضل کیا یعنی انبیاء ۔ صدیقین ۔ شہداء ۔ اور صالحین اور ان لوگوں کی رفاقت بہت ہی خوب ہے ۔